Research Journal Tahqeeqat
eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334
ریسرچ جرنل تحقیقات

عباس تابش کی غزل گوئی میں تشبیہ: اجمالی جائزہ

Abbas Tabish's Simile in Ghazal Poetry: A Brief Overview

Areez Sundas
M.Phil Scholar, Department of Urdu,
Govt. College Women University Faisalabad
Bazghah Qandeel
Assistant Professor, Department of Urdu,
Govt. College Women University Faisalabad

اریز سندس
ایم-فل اسکالر شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد
بازغہ قندیل
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract

If we talk about Urdu poetry and specifically modern ghazal, after Nasir Kazmi, Abbas Tabish is a name that shines like a star on the horizon of modern ghazal. He is like the star that remains with the moon until the last hour of the night, until the morning light arrives. In Abbas Tabish's ghazal, not only is there a mastery of language, but also a connection to tradition, as he tackles the same subjects that we now consider outdated. He has expressed them in such a beautiful way that his verses make you want to read them again and again. Abbas Tabish's subjects include love, loyalty, and the country's political situation. In addition, his ghazal's subjects are very broad. We find a ray of hope in his work, a promise of loyalty, and a genie that fulfills dreams. At the same time, life sometimes appears as dark as a grave, sometimes the beloved's eyes are like clear water in a lake, sometimes love becomes a leech, and sometimes it appears as life itself. With all these qualities, Abbas Tabish continues to illuminate Urdu ghazal with his poetry and knowledge.

Keywords: *Abbas Tabish, Simile, Ghazal Poetry, Brief Overview*

کلیدی الفاظ: عباس تابش، تشبیہ، غزلیہ شاعری، اجمالی جائزہ

اردو شاعری کی بات کی جائے اور خاص طور پر جدید غزل میں ناصر کاظمی، کے بعد عباس تابش ایک ایسا نام ہے جو جدید غزل کے افق پر اس ستارے کی طرح چمک رہا ہے۔ جو رات کے اخری پہر صبح کی روشنی ہونے تک چاند کے ساتھ رہتا ہے عباس تابش کی غزل میں نہ صرف علم بیان کے حوالے سے بلکہ روایت کے ساتھ جڑتے ہوئے وہی موضوعات جنہیں آج ہم فرسودہ موضوعات کہہ دیتے ہیں انہوں نے اتنے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے کہ ان کے اشعار کو بار بار پڑھنے کو دل چاہے۔ عباس تابش کے موضوعات میں محبت، وفا، ملک کے سیاسی حالات اس کے علاوہ ان کی غزل کے موضوعات بہت وسیع ہیں۔ ان کے موضوعات کی وسعت میں ہمیں امید کی روشنی، وفا کا عہد اور خواب مکمل کرنے کا جنون بھی نظر آتا ہے۔ اسی طرح زندگی کبھی کبھی قبر کے اندھیرے کی طرح نظر اتی ہے تو کبھی محبوب کی انکھیں جھیل میں موجود شفاف پانی کی طرح کبھی، محبت دیمک بن جاتی ہے تو کبھی یہی محبت زندگی نظر اتی ہے یہ تمام خوبیوں کے ساتھ عباس تابش اردو غزل کو اپنے کلام کے ذریعے اپنے علم سے روشنی بخشتے جا رہے ہیں۔

عباس تابش کی غزل میں علم بیاں اور اس میں خوبصورتی سے ستاروں کی طرح چمکتے استعارات، تشبیہات، واردات دل کے مختلف طرز بیان کی بات کی جائے اور اس موضوع کو قوس قزح کے رنگوں سے مہکا دیا جائے اس سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ غزل کیا ہے؟ اس کے متعلق ماہر زباں، اہل علم و دانش اور اہل لغات کیا کہتے ہیں؟ غزل کی چند تعریفات درج ذیل ہیں۔ لغات کشوری میں غزل کو ان الفاظ میں واضع کیا گیا ہے:

"وہ کلام جس میں عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف اور عشق و عاشقی کا ذکر ہو۔"(۱)

"دائرہ معارف اسلامیہ" میں غزل کے معنی فارسی، کی قدیمی لغات منتخب اللغات شاہجہانی کے مطابق دیئے گئے ہیں:

"حدیث زناں و حدیث عشق کردن و سخن کہ در وصیف زناں و عشق زناں گفتی آید۔"(۲)

غزل کی تعریف ڈاکٹر عطش درانی یوں کرتے ہیں:

"غزل لفظ اور معنی کا حسین ولطیف امتزاج ہے اس میں جذبے کی سچائی نغمگی اور موسیقیت اس کے اعلی ہونے کا ثبوت ہوتی ہے اس کا ہر شعر تراشا ہوا نگینہ ہوتا ہے۔"(۳)

شاعر جب اپنے خیالات، جذبات، احساسات سے ہم آہنگ ہو کر شعر کہتا ہے تو وہ شعر قاری پر دیرپا تاثرات قائم کرتا ہے. احساسات، جذبات، خیالات واردات دل کو خوبصورت، دلکش، دلفریب بنانے کے لیے شاعر جن شعری وسائل کا استعمال کرتا ہے ان میں تشبیہ اور استعارہ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ اگر شعری وسائل کا استعمال شعر میں محض لفظوں کی ہیر پھیر کے لیے یا زیبائش و تصنع کے لیے کیا جائے تو یہ شعر قاری کو متاثر نہیں کر پاتا لہذا شاعر کو چاہیے کے اپنے تجربات، خیالات شعر میں خوش اسلوبی اور جذبات کی کیفیت کے ساتھ پیش کریں تاکہ شعر کے معنی و مفہوم واضح ہو سکیں۔ تشبیہ معنی کی وضاحت و صراحت کرتی ہے یہ نظم میں خوش آئیند بات نہیں سمجھی جاتی کیونکہ اردو غزل کا اصل حسن ابہام سے ہے مگر پھر بھی اردو کلاسیکی شاعری میں تشبیہات کا رواج عام رہا ہے اس کے برعکس جدید شعرا نے اپنے کلام میں معنوی لحاظ سے وسعت اور گہرائی کی جانب خاص توجہ مرکوز کی اور اس طرح جدید شاعری میں تشبیہات کی جگہ میں استعاراتی بیان کو زیادہ فوقیت دی جانے لگی۔ عباس تابش کے ہاں بھی شاعری میں زیادہ تر استعارہ ملتا ہے۔ بقول عباس تابش:

اگرچہ زندہ رہے عشق کے تسلسل میں
مگر یہ کام طبیعت نے گاہ گاہ کیا(۴)

عباس تابش جدید شاعری کے اعلی پائے کے شاعر ہیں خاص طور پر آپ نے غزل کو نئے رنگوں، عشق کے نئے اظہار، واردات دل کی کسک اور قدرت کے رنگوں کو غزل میں اس طرح بیان کیا ہے کہ غزل ایسے شاعر بامراد انسان کے ہونے پر فخر کرتی ہے۔ یہاں تشبیہ فصاحت و بلاغت سے کام لیتی ہے وہیں استعارہ معنی و مفہوم کو مقید یا محدود دنیا سے نکال کر وسیع افق سے روشناس کرواتا ہے لہذا جدید شعرا نے اپنے کلام میں تشبیہ سے حتی الامکان گریز کیا اور اس طرح جدید شاعری میں ستاروں اور علامتوں کا چلن عام ہوا۔

ناصر کاظمی جون ایلیا اور دیگر شعرا کی طرح عباس تابش کی شاعری میں تشبیہ کا استعمال کم کم ملتا ہے ان کے تمام شعری مجموعوں کے مطالعے کے بعد تشبیہ کے چند اشعار ہی ملتے ہیں۔ عباس تابش نے اپنی غزل میں جو بھی تشبیہات استعمال کی ہیں وہ ایک منفرد انداز اور تحریر بیان کی بدولت خود کی اہمیت واضح کرتی ہیں اور رسمی قسم کی تشبیہ استعمال نہیں کرتے اور نہ ہی ارادے کے ساتھ اپنے شعر کو تشبیہ کے بوجھ تلے دباتے ہیں۔

تشبیہ:

عباس تابش کے ہاں تشبیہ بہت ہی خوبصورت انداز میں بیان کی گئی ہے وہ اپنے موضوع کی وضاحت اور صراحت تشبیہ کی مختلف اقسام کے ذریعے کرتے نظر آتے ہیں اور ان کا یہ انداز ہی ان کو دور حاضر کے شعرا سے مختلف بناتا ہے۔ عباس تابش کے کلام میں تشبیہ کی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں:

تشبیہ مفصل یا مطلق:

وہ تشبیہ جس میں تمام ارکان تشبیہ موجود ہوں اس کو تشبیہ مفصل یا مطلق کہتے ہیں مثلاً

اب سانپ کی مانند میرے پیچھے پڑا ہے
شب کو یہی سایہ مرے پیکر میں رہے گا (۵)

پہلے شعر میں "مشبہ" سایہ ہے جس سے مراد شاعر کا خوف تنہائی اور رات کے وقت محبوب دوست کی یاد کا پلٹ آنا ہے جب کہ "مشبہ بہ" سانپ ہے۔ سانپ سیاہی، خوف اور دشمنی کی علامت ہوتا ہے۔ "حرف تشبیہ" "کی مانند" استعمال ہوا ہے۔ غرض تشبیہ رات کی سیاہی میں محبوب یا اپنے کی یاد کا لوٹ آنا ہے۔

عباس تابش نے رات کی اس کیفیت کو بہت خوبصورت انداز میں نظم کیا ہے جب تنہائی کا خوف بڑھ جاتا ہے اور وہ یادیں جن سے آپ دن بھر فرار چاہتے ہیں رات وہ یادیں بڑی فرصت سے انسان سے برے سائے کی طرح چمٹ جاتی ہیں:

یہ زمین تو ہے کسی کاغذی کشتی جیسی
بیٹھ جاتا ہوں اگر بار نہ سمجھا جائے(۶)

دوسرے شعر میں "مشبہ" "زمین" ہے۔ "مشبہ بہ" "کاغذی" کشتی ہے۔ حرف تشبیہ جیسی استعمال ہوا ہے۔ غرض تشبیہ زمین پر زندگی اور پانی پر کاغذ کی کشتی دونوں ناپائیدار ہیں۔ دونوں میں ناپائیداری مشترکہ خوبی ہے۔

عباس تابش نے زندگی کی ناپائیداری کو کاغذی کشتی کہا ہے۔ جس طرح کاغذی کشتی پانی میں بہت جلد ڈوب جاتی ہے۔ اسی طرح انسان بھی تھوڑے وقت کے لیے زمین پر ہے زمین کی ناپائیداری کو بہت خوبصورت انداز میں واضع کیا ہے:

تشبیہ مفروق:

وہ تشبیہ جس میں مشبہ اور مشبہ بہ ساتھ ہی ہوں ان کے درمیان چند الفاظ ہوں۔ مثلاً

یوں حنائی لکیریں اڑیں اجنبی طائروں کی طرح
پر بریدہ سا رنگ کف صد حنا بھی اکارت گیا(۷)

پہلے شعر میں "حنائی لکیریں"، "مشبہ" اور "مشبہ بہ"، "اجنبی طائر" ہیں۔ اس شعر میں عباس تابش نے ہاتھ کی لکیروں کو گہری رنگ دیتی حنا کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ان کا رنگ اجنبی طائر کی طرح اڑ گیا ہے۔ جس طرح ہاتھ کی لکیریں دل کے ملن سے نہیں ملتی اسی طرح ہاتھ کی حنا کا رنگ اکارت ہو گیا یعنی لاحاصل گیا۔ ضائع ہو گیا ہے:

میرے بھی سر پر رکھا ہے جنوں اسباب کی صورت
ملے فرصت تو اس گٹھری کو میں بھی کھول کر دیکھوں(۸)

اس شعر میں "جنوں"، "مشبہ"، "اسباب" "مشبہ بہ" ہے۔ اس شعر میں عباس تابش نے اپنے جنون کو ایک بوجھ اور اسباب کی صورت کہا ہے اور اسے بوجھ سے جو ہے وہ کنارہ کرنا چاہتے ہیں۔

تشبیہ مرکب:

ایسی تشبیہ جس میں مشبہ اور مشبہ بہ دونوں مرکب ہوں یا دونوں میں سے کوئی ایک مرکب ہو اس میں شاعر چند ایک الفاظ سے پوری کیفیت کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً

اب تو ہم یوں رہتے ہیں اس ہجر بھرے ویرانے میں
جیسے آنکھ میں آنسو گم ہو، جیسے حرف کتاب میں چپ (۹)

پہلے شعر میں ہجر بھرے ویرانے مشبہ ہے جبکہ آنکھ میں آنسو گم ہو مشبہ بے ہے حرف کتاب میں چپ مشبہ بہ ہے شاعر نے ہجر اور ویرانے کو دو مختلف کیفیت سے واضح کیا ہے جیسے آنکھ میں آنسو گم ہو یعنی آنکھ میں آنسو آجانا مگر نظر نہ آئیں جیسے کوئی اداسی یا تکلیف کو پوشیدہ رکھنا۔ دوسری تشبیہ جیسے حرف کتاب میں چپ یعنی الفاظ کتاب میں موجود ہوں لیکن خاموش ہوں بے بس ہوں تحریر کی خاموشی اداسی نظر تو آئے لیکن بول نہ سکے اسی طرح انسان ہجر اور تنہائی میں بے بس دکھائی دیتا ہے یعنی وہ محسوس تو کر سکتا ہے لیکن اس کیفیت کو بیان نہیں کر سکتا:

یادوں کہ جنگل میں جیسے کوئی پرانا چراغ جل رہا ہو
تنہائی کے ساحل پہ درد کا کوئی سراغ جل رہا ہو(10)

اس شعر میں "یادیں"، "مشبہ" ہے "جنگل"، "مشبہ بہ" ہے۔ "چراغ"، "مشبہ بہ" ہے"۔ تنہائی"، "مشبہ" ہے۔" درد"" مشبہ بہ "ہے۔ "ساحل"، "مشبہ بہ" ہے۔ اس شعر میں عباس تابش نے یادوں کو جنگل کی طرح کہا ہے یہاں یادوں یادیں چراغ کی طرح روشنی رہتی ہیں اور ان سے قطع نظر ہونا ناممکن ہے اسی طرح ساحل پہ کھڑا شخص ڈوبنے والے کا درد نہیں سمجھ سکتا اور اس تکلیف کو اور ہجر کی کسک کو انہوں نے بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔

تشبیہ مفرد:

ایسی تشبیہ جس میں مشبہ اور مشبہ بہ مفرد ہوں اور ایک ہی مصرع میں ہی تشبیہ سمجھ میں آجائے۔ مثلا

دن بھر تو رہے مہر جہاں تاب کی صورت
جب رات پڑی بھیس بدل کر نکل آئے(۱۱)

پہلے شعر میں "محبوب"، "مشبہ" اور "مہر جہاں تاب"، "مشبہ بہ" ہے عباس تابش نے محبوب کو مہر جہاں تاب سے تشبیہ دی ہے کہ دن بھر تو پوری دنیا کو اپنا دیدار کرواتا ہے مگر رات میں یوں چھپ جاتا ہے جیسے کوئی بھیس بدل لیتا ہے:

صبح کے ساتھ میں کھو جاتا ہوں بچے کی طرح
شام ہوتے ہی کوئی ڈھونڈ کے لاتا ہے مجھے(۱۲)

شاعر خود "مشبہ" ہے اور "بچہ"، "مشبہ بہ" ہے۔

اس بچے جیسا کہا ہے۔ جو سفر کی چاہ میں بہت آگے نکل جاتا ہے پھر شام سے پہلے ماں اس کو تلاش لیتی ہے یہی کفیت عباس تابش کی ہے کہ وہ سفر کی چاہ میں آگے تو نکل جاتے ہیں مگر اندھیرا ہونے سے پہلے ان کے ہمدردان کو تلاش کر لیتے ہیں۔

تشبیہ موکد:

ایسی تشبیہ کی قسم جس میں تشبیہ کے لوازمات یعنی حرف تشبیہ اور غرض تشبیہ حذف کئے گئے ہوں۔ مثلاً

جھونکے کے ساتھ چھت گئی دستک کے ساتھ در گیا
تازہ ہوا کے شوق میں میرا تو سارا گھر گیا (۱۳)

پہلے شعر میں چھت اور "دستک مشبہ بہ" ہیں اور مشبہ طوفان ہے جو واضح طور پر بتایا نہیں گیا۔

کالی رات، ہوا طوفانی، مولا پار اتار!
ایک ہی کشتی میں بیٹھے ہیں پاکستان اور میں (۱۴)

اس شعر میں بھی حرف تشبیہ اور غرض تشبیہ موجود نہیں مگر "شاعر نے خود" کو اور پاکستان کو مشکل میں کہا اور کالی رات" اور "طوفانی ہوا""مشبہ بہ"ہیں جو کسی مشکل اور طوفان کی غمازی کرتے ہیں۔

تشبیہ قریب:

ایسی تشبیہ جس کو آسانی سے سمجھا جاسکے اور وجہ شبہ آسانی سے سمجھ آجائے مثلاً

تیرا سورج کے قبیلے سے تعلق تو نہیں
یہ کہاں سے تجھے آیا ہے سبھی کا ہونا (۱۵)

اس شعر میں "محبوب"، "مشبہ" اور "مشبہ بہ" "سورج" ہے۔ اس میں محبوب کا ہر کسی پر کرم نظر کرنے کو سورج سے تشبیہ دی گی ہے جس طرح سورج سب کے لیے یکساں روشن ہوتا ہے۔ اسی طرح محبوب سب کے ساتھ ایک جیسا رویہ رکھتا ہے:

عشق دیمک کی طرح چاٹ لیا کرتا ہے
اب ضروری نہیں آشفتہ سری کا ہونا (۱۶)

اس شعر میں "عشق"، "مشبہ" ہے اور "دیمک" "مشبہ بہ" ہے۔ دونوں میں مشترکہ خوبی کھوکھلا کر دینا ہے دیمک لکڑی کو اور عشق انسان کو چاٹ جاتا ہے۔

تشبیہ بعید:

ایسی تشبیہ جس میں وجہ شبہ کافی غور و فکر کے بعد سمجھ میں آئے۔ مثلاً

دھوپ ایسی کہ شعلے برستے رہے
اور ہوا یوں چلی جیسے خنجر چلے (۱۷)

اس شعر میں "ہوا مشبہ"، "خنجر"، "مشبہ بہ" ہے۔ حقیقت میں تو ہوا کو ہمیشہ خوش گوار، نرم یا تیز کہا جاتا ہے۔ اس طرح ہوا کو خنجر کہنا ایک مؤثر اور بہترین تشبیہ ہے۔ جس سے شاعر کی تکلف اور محبت کی کسک ملتی ہے۔ ایک اور مثال دیکھیں:

آنسو میرے چراغ کی صورت جلتے رہے
یاد تیری ہوا کی صورت جلتی رہی (۱۸)

اس شعر میں "آنسو"، "مشبہ" اور "چراغ" "مشبہ بہ" ہے آنسو کو چراغ سے تشبیہ دی گی ہے شاعر نے آنسو کے بہنے کو چراغ کے جلنے سے تشبیہ دی ہے جس سے اس کے غم، تکلیف اور شدت جذبات کا علم ہو رہا ہے:

یہ کیسی تنہائی ہے جیسے کوئی قبر ہو
جس میں ہر سمت اندھیرا ہی اندھیرا پھیلا ہے (۱۹)

اس میں "تنہائی"، "مشبہ" ہے اور "قبر"، "مشبہ بہ" ہے۔ "وجہ شبہ" اندھیرا، خوف، بے بسی اور تنہائی کا ہونا ہے عام طور پر تنہائی کو خاموشی، ویرانی، صحرا سے جوڑا جاتا ہے شاعر نے بہت منفرد انداز میں قبر جیسی تشبیہ دی ہے۔

تشبیہ مرسل:

ایسی تشبیہ جس میں واضع اور صاف حرف تشبیہ استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے یہ لب ساحل پہ روشن آگ جیسے:

یہ ٹھاٹھیں مارتے رخسار جیسے
ٹوٹی پڑی ہے موج بھی پتوار کی طرح

اس پار کے بھی رنگ ہیں اس پار کی طرح
سادہ بہت مگر کئی پرتیں لیے ہوئے
اس کا بدن ہے میر کے اشعار کی طرح
ہجراں کی رات کون ہمارے قریب ہو
ہم لوگ سانس لیتے ہیں اشجار کی طرح[20]

ان میں "جیسے" اور "کی طرح" حرف تشبیہ ہیں۔

یہ عباس تابش کی غزل میں تشبیہ کی چند مثالیں ہیں صرف یہی نہیں بلکہ ان کی ساری شاعری ہی ایسی خوبصورت اور گہری معنویت سے بھری تشبیہات سے بھرپور ہے۔ اس کے علاوہ ان کے ہاں تمثیلی تشبیہات بھی ملتی ہیں۔ عباس انہوں نے یہ تشبیہات محض اپنے کلام کو خوبصورت بنانے کے لیے نہیں لکھی بلکہ یہ تشبیہات ان کے علم و دانش اور فکر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کے کلام میں صرف تشبیہات ہی نہیں بلکہ ان کا کلام علم بیان اور علم عروض سے بھرپور ہے۔ انہوں نے جدید دور کے تقاضوں کو پورا کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ غزل کو ایک نیا اور منفرد رنگ بھی دیا ہے۔ ان کی یہی خوبی ان کو اپنے دور کے شعرا میں ممتاز و سرفراز کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1. تصدیق حسین، سید، لغات کشوری، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، 1984، ص:15
2. اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب، ص:491
3. عطش درانی، ڈاکٹر، اردو اصناف کی مختصر تاریخ لاہور، مکتبہ میری لائبریری، 1986ء، ص:45
4. عباس تابش، شجر تسبیح کرتے ہیں، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، 2015ء ص:23
5. عباس تابش، عشق آباد، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، 2005ء، ص:15
6. عباس تابش، تمہید، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۱۹۸۶ء، ص:12
7. عباس تابش، آسمان، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۱۹۹۲ء، ص:56
8. عباس تابش، مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۱۹۹۸ء، ص:23
9. عباس تابش، پردوں میں شام ڈھلتی ہے، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، 2003ء، ص:41
10. عباس تابش، رقص درویش، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء، ص:39
11. عباس تابش، شجر تسبیح کرتے ہیں، لاہور، الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۱۵ء، ص:34
12. عباس تابش، کلیاتِ عشق اباد لاہور، الحمد پبلی کیشنز، 2005، ص:567
13. ایضاً، ص:346

14. ایضاً،ص:67

15. ایضاً،ص:134

16. ایضاً،ص:589

17. ایضاً،ص:23

18. عباس تابش،رقص درویش،لاہور،الحمد پبلی کیشنز،2008،ص:9

19. عباس تابش،مجھے دعاؤں میں یاد رکھنا،لاہور،الحمد پبلی کیشنز،1998،ص:36

20. ایضاً،ص:29

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havalajat

1. Tasadaq Hussain, Syed, Lughat Kishori, Lahore: Sang-e-Meel Publications, 1984,P:51
2. Urdu Daira Ma'arif Islamia, Lahore: Danish Gah Punjab, P:491
3. Atash Durrani, Dr., Urdu Asnaf ki Mukhtasar Tareekh, Lahore: Maktaba Meri Library, 1986, P:45
4. Abbas Tabish, Shajar Tasbeeh Karte Hain, Lahore: Al-Hamd Publications, 2015, P:23
5. Abbas Tabish, Ishq Abad, Lahore: Al-Hamd Publications, 2005,P:15
6. Abbas Tabish, Tamheed, Lahore: Al-Hamd Publications, 1986, P:12
7. Abbas Tabish, Aasman, Lahore: Al-Hamd Publications, 1992, P:56
8. Abbas Tabish, Mjhe Duaon Mai Yad Rakhna, Lahore: Al-Hamd Publications, 1998, P:23
9. Abbas Tabish, Pardon ma Sham Dhalti Hai, Lahore: Al-Hamd Publications, 2003, P:41
10. Abbas Tabish, Raqs Darwaish, Lahore: Al-Hamd Publications, 2008, P:39
11. Abbas Tabish, Shajar Tasbeeh Karte Hain, P:34
12. Abbas Tabish, Kulyat-e-Ishaq Abad, Lahore: Al-Hamd Publications, 2005, P:567
13. Ibid, P:346
14. Ibid, P:67
15. Ibid, P:134
16. Ibid, P:589
17. Ibid, P:23
18. Abbas Tabish, Raqs Darwaish,P:9
19. Abbas Tabish, Mjhe Duaon Mai Yad Rakhna, P:36
20. Ibid, P:29